سوموار 2- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر38

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 2- نومبر 1998ء 12 رجب 1419 ہجری- 2 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 244

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیا ایمان میں بستا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حیا ایمان میں بستا ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور بے حیائی بدخلقی ہے اور بدخلقی دوزخ میں پلتی ہے۔

(جامع ترمذی ابواب البر والصلہ باب الحیاء)

ہالینڈ اور فرانس کی بیوت الحمد کا ایمان افروز تذکرہ

حیا تمام نیکیوں کی جان اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے

حیا کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ انسان غیب میں بھی خدا سے شرمائے

بیت الفضل لندن میں 30- اکتوبر 98ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-30-اکتوبر 1998ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ہالینڈ کی بیت مبارک اور فرانس کی بیت الذکر کا تذکرہ فرمانے کے بعد حیا کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے بیت مبارک ہالینڈ کی تاریخ بیان فرمائی اور فرمایا کہ 1987ء میں اس بیت کو آگ لگائی گئی اس وقت میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دس گنا بڑی بیت بنانے کی توفیق دے۔ اس وقت اس بیت میں 50 نمازیوں کی گنجائش تھی بعد ازاں جب اس کی توسیع اور تعمیر نو ہوئی تو اگرچہ جگہ میں اڑھائی گنا اضافہ کیا گیا مگر پیمائش کی گئی تو یہ حیران کن امر سامنے آیا کہ بیت کی جگہ میں 10 گنا اضافہ عمل میں آیا ہے اور اب وہاں پر 500 نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی جگہ بن گئی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سلوک کا مظاہرہ ہے جو مولا کریم جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ روا رکھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس بیت کی تعمیر نو میں امیر صاحب ہالینڈ، اور مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی نمایاں خدمات کا تذکرہ فرمایا اور دیگر افراد کے نام بھی بیان فرمائے جنہوں نے وقار عمل کے ذریعے اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خصوصاً مکرم عبدالرشید صاحب کی خدمات کو حضور نے سراہا جنکی محنتوں سے اور احباب کے وقار عمل سے اخراجات 20 لاکھ گلڈر کی بجائے صرف 7 لاکھ گلڈر ہوئے۔

حضور نے فرمایا میں طبعی جوش سے اس بیت مبارک کے افتتاح کے لئے جانا چاہتا تھا مگر بے حد خراب موسم کی وجہ سے وہاں جانے کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرانس کی بیت الذکر کا ذکر فرمایا کہ یہ عمارت جب خریدی گئی تھی تو وہاں ایک کارخانہ ہوا کرتا تھا۔ مختلف تبدیلیوں کے بعد مشن ہاؤس میں نمازیں شروع کردی گئیں اور اب یہ جگہ عملاً بیت الذکر کے لئے استعمال ہو رہی تھی مگر کونسل کے اعتراض کا ہر وقت خدشہ تھا کیونکہ کونسل میں یہ جگہ بیت الذکر کے لئے طے نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں پر جو دینی اجتماعات ہوتے رہے ہیں ان کی فرانس کی انٹیلی جنس بڑی کڑی نگرانی کرتی رہی۔ چونکہ فرانس میں دہشت گردی کے بعض واقعات رونما ہو چکے تھے لہٰذا حکومت فرانس کی خصوصی نگرانی یہاں بھی جاری تھی۔ حتیٰ کہ کئی سال کی نگرانی کے بعد فرانس کی حکومت اس نتیجے پر پہنچ گئی کہ جماعت احمدیہ کا دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں لہٰذا نئے امیر مکرم ملک اشفاق ربانی صاحب کی کوششوں سے کونسل نے اس جگہ کو بطور بیت الذکر تسلیم کرنے کی منظوری دے دی۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ میں بھی وہاں جانا چاہتا تھا مگر انہی وجوہات کی بناء پر یہ ممکن نہ ہو سکا جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ فرانس میں ایم ٹی اے کے سٹوڈیو کا بھی آج افتتاح ہو رہا ہے۔ فرانس میں بیداری کی جو لہر پیدا ہوئی ہے اس کے تحت تعلیمی، تربیتی اور قرآن کلاسز، نومبائعین کی تربیت اور داعیان الی اللہ کے اجلاسات کا سلسلہ جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعد ازاں حیا کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور (دین حق) کا خلق حیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ پہلے کسی مذہب میں حیا کو بطور خلق بیان نہیں کیا گیا۔ غیر دینوں سے تبادلہ خیال کے وقت یہ بات بیان کرنی چاہئے۔ اگر حیا کا خلق عیسائیت میں ہوتا تو عیسائی ملکوں میں وہ خرابیاں نہ ہوتیں جو آج موجود ہیں۔ ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ حیا ایمان ہے اور حیا جنت میں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایمان کا مرکزی معنی طمانیت نفس اور زوال الخوف ہے۔ یعنی پوری طمانیت حیا سے اور ایمان سے ملتی ہے۔ جس میں حیا ہو وہ اسے مزین اور خوبصورت کردیتی ہے۔ دنیا کے ہر ادب میں حیا کو حسن سے منسلک کیا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر حیا نہ ہو تو حسین چہرہ کے نقوش بھی خوبصورت نہیں رہتے۔ حضور نے فرمایا حیا کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ خدا سے شرمائے۔ یعنی یہ جانے کہ اللہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ جب اللہ کی حیا نہ ہو تو پھر دنیا کی حیا بھی نہیں رہتی۔ حضور نے فرمایا ہمارے ہاں جس ماحول میں بچیاں پل رہی ہیں اگر ان کو صرف حیا پر قائم کردیں تو سب مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ اگر بچپن سے حیا پر قائم کر دیا جائے تو ایسی بچیاں کبھی ضائع نہیں ہونگی۔ حیا کا خلق بچیوں میں ہی نہیں لڑکوں میں بھی قائم کریں۔ اگر مرد حیادار ہو تو بیوی کبھی حیا سے گر نہیں سکتی۔ حضور نے ہر احمدی گھر کو نصیحت کی کہ غیب میں بھی اللہ کی حیا کریں۔ تو وہ ایمان ملے گا جو جنت میں ہے ہر طمانیت اسمیں ہے اور ہر دکھ کا ازالہ اس میں ہے اس سے ہر گھر جنت بن جائے گا۔

مرد و عورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

"تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔"

(النور:31)

"اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس (زینت) کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گزار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور اپنی زینتوں کو صرف اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی (ہم کفو) عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کیا کریں۔ یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

(النور:32)

غض بصر سے قلب میں نور پیدا ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"اگر کسی حسین پر پہلی نظر پڑ جائے تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہوگا۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم ص 312)

خطبہ جمعہ دوبارہ ٹیلی کاسٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اسی روز رات پونے نو بجے ہفتہ کو صبح 7 بجے اور اتوار کو دن کے بارہ بجے (پاکستانی اوقات) دوبارہ دکھایا جاتا ہے۔ احباب کرام وقت نوٹ فرمالیں۔

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں

اپنے نفس کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کرو اور یہ عرفان رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 28- اگست 1998ء بمطابق 28- ظہور 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نساء کی آیت 59 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت ان کے اہلوں کو دیا کرو' یا جو امانات کے اہل ہیں ان کو امانتیں واپس کر دیا کرو۔ (-) اور جب بھی تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔ (-) یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے (-) یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

امانت کا مضمون وہ مضمون ہے جس کی خاطر زمین و آسمان کو پیدا کیا گیا یعنی امانت خدا کے اس بندے کے سپرد کرنے کی خاطر جسے اللہ تعالیٰ نے آخری طور پر چنا تھا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو' لیکن یہ مضمون بہت ہی وسیع ہے اور اس پر میں پہلے بھی کئی دفعہ بات کر چکا ہوں۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے اس مضمون کا صرف ایک حصہ چنا ہے اور اس حصے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ **امانت کے تعلق میں ابھی جماعت کو بہت کچھ سمجھانے اور بار بار یاد دہانی کی ضرورت پڑتی ہے۔** بار بار ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ امانت کے معاملے میں یا پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا امانت کی باریکیوں کو سمجھتے نہیں اور نفس ان کو اس معاملے میں دھوکہ دے دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق (-) مجھے بھی ان امور کی بار بار نصیحت کرنی پڑتی ہے۔

اس مضمون کو میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بہت سی احادیث سے سجایا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے امانت کے باریک ترین پہلوؤں پر بھی مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ پہلی حدیث جو میں نے اس مضمون کے لئے چنی ہے وہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا' یا خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ یہ فرمایا (-) یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

تو یہ معاملہ جو امانت کا معاملہ ہے بہت گہری اہمیت رکھتا ہے۔ ان دو لفظوں میں اس سے بہتر امانت کی اہمیت نہیں سمجھائی جا سکتی تھی کہ امانت کے نتیجے میں ہی انسان عہد پورا کیا کرتا ہے اور عہد پورا کرنے والا ہو تو وہ ضرور امین ہو گا۔ یہ دو باتیں لازم و ملزوم ہیں اور دین کا خلاصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے سپرد فرمایا کیونکہ یہ دونوں باتیں آپؐ میں بدرجہ اتم موجود تھیں امانت کا سب سے زیادہ حق ادا کرنے والے اور اپنے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے۔ پس یہ دو باتیں اگر جماعت میں رائج ہو جائیں تو جو زندگی کا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے گا اور اگر یہ باتیں رائج نہ ہوں تو زندگی بے کار ہے' اس کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔

یہ جو بنیادی نکتہ ہے اس کی تفصیل میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بہت سی نصیحتیں کی ہیں تاکہ بات کو مختلف پہلوؤں سے کھولا جائے۔ چنانچہ مسند احمد بن حنبل ہی سے ایک اور حدیث لی گئی ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر اور صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے (-) کسی شخص کے دل میں نہ امانت اور خیانت اکٹھی ہو سکتی ہیں' نہ جھوٹ اور سچائی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جھوٹ اور سچائی اکٹھے نہیں ہو سکتے کا مطلب کیا ہے۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ ایک شخص جو سچ بول رہا ہے تو سچ ہی بول رہا ہے اس وقت اس کے دل میں جھوٹ نہیں ہو سکتا اور ایک شخص جو جھوٹ بول رہا ہے جب وہ جھوٹ بول رہا ہے تو جھوٹ ہی بول رہا ہے تو آنحضورؐ کا یہ فرمانا کہ ایک شخص کے دل میں جھوٹ اور سچ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس کا کچھ اور ہی مطلب ہے اور کوئی بہت گہرا مطلب ہے۔ گہرا مطلب یہ ہے کہ **وہ شخص جو سچا ہو اس کے دل میں کبھی بھی جھوٹ نہیں رہتا اور وہ شخص جو امانت دار ہو وہ کبھی بھی خائن نہیں ہوتا۔ اس لئے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ہم جھوٹ بھی بولتے ہیں اور سچ بھی بولتے ہیں۔ جب سچ بول رہے ہوں تو سچے ہوتے ہیں اور جب جھوٹ بول رہے ہوں تو جھوٹے ہوتے ہیں۔**

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اس مضمون کو گہرائی سے یوں بیان فرمایا کہ جو سچ بولنے والا ہے اس کے دل میں جھوٹ جھانک بھی نہیں سکتا' ناممکن ہے کہ اس کے دل میں جھوٹ اور سچ اس طرح ہوں کہ گویا ایک ہی گھر میں دونوں سمائے ہوئے ہوں اور یہی امانت دار کا حال ہے۔ تو اس پہلو سے اپنے آپ کو پرکھ کر دیکھیں کہ کیا آپ ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں اور کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے سوائے اس کے کہ غیر ارادی طور پر بولا جائے' وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق بھی آنحضرت ﷺ کی کئی نصائح ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ غیر ارادی طور پر اگر جھوٹ بولا جائے تو وہ ایک سرسری سی چیز ہے جسے اللہ نظر انداز فرما دیتا ہے۔ مثلاً باتوں باتوں میں زیب داستاں کے لئے بعض لوگ ایک چیز کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر عادتاً جھوٹ نہ بولا جائے اور عادتاً بات کو نہ بڑھایا جائے تو کبھی کبھار اتفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ایسا ہو جانا یہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ میں نہیں لکھا جاتا۔

پس بعض دفعہ سچے آدمیوں سے بھی یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ بات کرتے کرتے، کہانی کو سجانے کی خاطر کبھی ایسی بات بھی کہہ دیتے ہیں جو اس کہانی کا حقیقی حصہ نہیں ہوتا تو اس کے نتیجے میں اس شخص کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا مگر جو عادتاً سچا ہو اس سے ایسا واقعہ شاذ کے طور پر سرزد ہوتا ہے اور وہ بھی عمداً نہیں۔ عادتاً سچے کے اندر مستقلاً" جھوٹ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی اور یہ وہ پہلو ہے جس سے اگر ہم اپنے آپ کو پرکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہم میں بہت کم ایسے ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کی اس تشریح کے مطابق سچے کہلا سکتے ہیں۔

پس سچا بننے کی کوشش کرو اور یہ بہت مشکل کام ہے اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے اور بہت نفس کے تجزیہ کی ضرورت ہے۔ انسان اکثر غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے اور تجزیے سے کام نہیں لیتا حالانکہ کوئی حقیقت بھی دراصل حقیقت نہیں ہوتی۔ اکثر حقیقتیں خیال ہوتی ہیں انسان سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت ہے مگر وہ حقیقت نہیں ہوتی۔ اس کا اگر پوری طرح احساس ہو جائے کہ بسا اوقات انسان ساری زندگی دھوکے کی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اور وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ میری زندگی ایک حقیقی زندگی ہے اگر اس کا پوری طرح احساس ہو جائے تو ہر لمحہ انسان باشعور ہو جائے گا، ہر لمحہ انسان بیداری کے ساتھ اپنی باتوں کو پرکھتا رہے گا اور جائزہ لیتا رہے گا یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعے انسان کو اپنی پہچان ہو سکتی ہے اور اسی کا نام عرفان ہے۔ **کوئی شخص بھی اگر اپنا عرفان نہیں رکھتا یاد رکھیں کہ اسے اللہ کا عرفان بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔** پس یہ تمام مضمون ایک دوسرے سے متعلق ہیں اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

تو پہلی نصیحت تو آج کے خطبے میں یہی ہے کہ اپنے نفس کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کرو اور یہ عرفان رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک دن یا دو دن کا کام نہیں، مہینوں اور سالوں کا کام بھی نہیں ہے۔ آپ اپنے اوپر یہ تجربہ کر کے تو دیکھیں جب بھی آپ روزانہ اپنی باتوں کا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں سے بہت سی باتیں خیالی تھیں اور فرضی تھیں۔ پس سارا دن یہ محاسبہ ہونا چاہئے، سارا دن انسان کو اپنی باتیں الٹ پلٹ کر دیکھتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی اس نصیحت کے مطابق اپنے اوپر بارہا تجربہ کیا ہے۔ اور روز اسی تجربے میں زندگی گذرتی ہے۔ اور بسا اوقات باوجود پوری کوشش کے میں دن کی باتوں کا جائزہ لیتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بھی بعض بے حقیقت باتیں تھیں، خالی باتیں تھیں جو میں سمجھ رہا تھا کہ ٹھیک ہیں مگر گہرے تجزیے سے وہ درست نہیں نکلتیں۔

پس اس میں آپ کا اور میرا کوئی فرق نہیں۔ آپ بھی اسی راہ کے سالک ہیں جس راہ کا میں سالک ہوں اور ہدایت کی تلاش میں جس طرح آپ رواں دواں ہیں ویسے ہی میں بھی ہوں اور آنحضرت ﷺ نے جو ہدایت بخشی ہے اس میں ہم سب مخاطب ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہیں اور میں نہیں، میں ہوں تو آپ نہیں لیکن فرق یہ ہے کہ کوئی چلتے چلتے زیادہ آگے نکل گیا ہے، کوئی ابھی پیچھے ہے اور اسے بہت سفر طے کرنا ہے مگر سفر طے کرنا شروع کر دیں تو پھر ہی طے ہوگا۔ اگر طے کریں گے ہی نہیں تو کیسے سفر طے ہوگا۔ پس تھوڑا یا زیادہ، کچھ آہستہ کچھ تیز، کوشش کریں کہ یہ سفر جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے اسے ہم روزانہ کچھ نہ کچھ طے کریں۔ کوئی دن ہم پر ایسا نہ گذرے جب ہم یقین نہ کر لیں کہ آج ہم نے ایک دو قدم اور بڑھا لئے ہیں۔ اگر یہ شروع کر دیں تو پھر یہ جماعت ایک جماعت بن جائے گی اور اس کے بغیر یہ افراد میں بٹی ہوئی ہوگی، جماعت نہیں بن سکتی کیونکہ جماعتیں اکٹھی چلتی ہیں۔ اور اکٹھی چلنے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی شخص کے وجود کی طرح ایک ہی جسم میں سمٹ جاتی ہیں۔ جماعتیں جب چلتی ہیں تو اکٹھی اس طرح چلتی ہیں کہ ایک امام کے پیچھے چلتی ہیں وہ آگے ہوتا ہے اور ان کا جلوس بعض دفعہ بہت لمبا پیچھے چل رہا ہوتا ہے۔ لیکن چلتی اسی سمت میں ہیں اس کو اکٹھا چلنا کہتے ہیں۔ اکٹھا چلنے کا یہ مطلب نہیں کہ سمٹ کے ایک دوسرے سے جڑ جڑ کے تو اتنا سمٹ جاتے ہیں کہ گویا ایک ہی وجود بن جاتے ہیں یہ درست نہیں ہے، اکٹھے کا یہ بھی مفہوم ہوتا ہے اور یہ بھی مفہوم ہے جو میں بیان کر رہوں کہ ایک ہی سمت پر چلیں اور کوشش کریں کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ اس کوشش میں کچھ کمزور ہیں جو پیچھے رہ جائیں گے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جن کو صلاحیتیں ہی نہیں ہیں کہ وہ زیادہ آگے بڑھ سکیں مگر کوشش ضروری ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کا یہ فرمان پیش نظر رکھیں کہ **اگر دل میں سچ ہے تو جھوٹ ساتھ نہیں رہ سکتا۔ اگر انسان امانت دار رہے تو ناممکن ہے کہ خیانت بھی کرے۔ یہ آخری منزل ہے جس کی طرف ہمیں سفر کرنا ہے۔**

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے امانت کی اہمیت پر اتنا زور دیا ہے کہ فرمایا کہ نبوت کی صفات میں سے بنیادی صفت امانت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی امانت سے پہچانا جاتا ہے اور امانت ہی کے نتیجے میں اسے نبوت عطا ہوتی ہے۔ پس کسی نبی کو جانچنے کی یہ پہچان دائمی ہے۔ اس میں ضروری نہیں کہ سب سے افضل نبی کی یہ پہچان ہو۔ یہ ایک ایسی پہچان ہے جو ہر نبی میں لازم ہے اور اسی پہچان سے ہرقل نے آنحضرت ﷺ کی پہچان کی تھی۔ یہ بخاری کتاب الشہادات سے حدیث لی گئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں (-) میں نے اصل عبارت اس کی اس لئے پڑھی ہے کہ میری نظر پڑی ہے تو ہمارے کبابیر سے آئے ہوئے بہت سے عرب دوست ہیں جن کو غالباً ترجمہ سننے میں دقت ہوگی تو اصل الفاظ عربی کے بھی اگر بیان کر دوں تو وہ خوش ہوں گے اور اب میں نے دیکھا ہے تو واقعی ان کے چہرے کھلکھلا اٹھے ہیں کہ حدیث کے اصل عربی الفاظ ان کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

اب اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے ابو سفیان نے بتایا تھا۔ ابو سفیان اس وفد میں شامل تھا جو عربوں نے ہرقل کی طرف بھجوایا تھا۔ وہ کہتے ہیں مجھے ابو سفیان نے بتایا تھا کہ ہرقل نے انہیں کہا کہ میں نے تجھے یہ پوچھا تھا کہ محمد تم کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ دراصل ہرقل نے آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھا اور اس کا مقصد یہ تھا مگر ابو سفیان نے بات کو ٹالا۔ اس نے کہا ہمارا اور ان کا معاملہ تو ایسا ہی ہے کبھی وہ اوپر آ گئے کبھی ہم اوپر آ گئے۔ یہ اونچ نیچ آپس میں ہوتی رہتی ہے۔ ہرقل نے کہا میں نے یہ نہیں پوچھا، میں نے یہ پوچھا تھا کہ تمہیں حکم کس بات کا دیتا ہے۔ اس پر مجبور ہو کر اس نے یہ جواب دیا کہ وہ نماز کا حکم دیتا ہے، وہ سچائی کا حکم دیتا ہے، وہ پاکدامنی کا حکم دیتا ہے، عہد پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی بات ہے جو بالکل واضح اور قطعی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تمام عمر ان چیزوں کے سوا حکم ہی کوئی نہیں دیا اور ابو سفیان یہ بتانے پر مجبور ہو گیا۔ اس پر ہرقل نے یہ پتے کی بات کہی کہ یہی تو ایک نبی کی صفت ہے یعنی دنیا میں ہر نبی انہی چیزوں کا حکم دیتا ہے اور جھوٹے کو یہ نصیب نہیں ہوا کرتا۔ (-)

حضرت مسیح موعود (______________) نے ہمیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا۔ کب کہا ہے مسیح موعود (-) نے کہ تم جھوٹ بولو۔ کب کہا ہے کہ امانتوں میں خیانت کرو، کب کہا ہے کہ دوسروں کے حق مارو۔ پس باتیں ہمیشہ سچی کہیں اور وہی کہیں جو نبی کہتے ہیں، اور رہوں جھوٹے! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟۔ مقصد کیا ہے ایک دعویٰ کرنے کا جب نیک لوگ بنائے جا رہے ہوں اور بدی کے خلاف جہاد شروع ہو گیا ہو ایسا شخص جو اتنا عظیم کام ہاتھ میں لیتا ہے وہ خدا کی طرف جھوٹ کیسے گھڑ سکتا ہے۔ اس لئے ہرقل کی بات بہت گہری اور حیرت کی بات ہے ہرقل کو خدا تعالیٰ نے اتنی سمجھ عطا فرمائی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچائی کو پہچان لیا۔

ایک حدیث ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جو سنن الترمذی سے لی گئی ہے (-) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا المستشار موتمن یعنی جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔ اب یہ چھوٹی سی حدیث ہے لیکن بہت گہری باتیں اس میں بیان ہو گئی ہیں۔ آپ لوگ روزمرہ کسی مسئلے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں لیکن جس سے مشورہ کیا جائے وہ ضروری نہیں کہ آپ کو سچا مشورہ ہی دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بسا اوقات مشورے کے دوران وہ اپنے چھپے ہوئے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر مشورہ دیتا ہے حالانکہ جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہونا چاہئے اس کے اوپر اعتماد کیا گیا ہے' موتمن ہے وہ اور جس پر اعتماد کیا جائے اس کو مشورہ ہمیشہ درست دینا چاہئے۔ چنانچہ روز مرہ کی زندگی میں آپ دیکھیں کہ یہ انسانی زندگی کی اصلاح کے لئے کتنی ضروری نصیحت ہے۔

جماعت احمدیہ کا نظام بھی مشورے پر مبنی ہے اور روز مرہ ہر انسان مشورے کا محتاج ہے۔ لیکن بسا اوقات جب مشورہ کیا جاتا ہے تو مشورہ دینے والا انسان غور نہیں کرتا کہ اس مشورے میں کچھ میری نیت بھی داخل ہے اور خواہ وہ نیت اچھی ہی ہو مگر جب مشورہ مانگا جائے تو اس اچھی بات کو مشورے میں شامل کرنا بد دیانتی ہوتی ہے۔ اب یہ بات بظاہر عجیب ہے اور متضاد ہے لیکن میں آپ کے سامنے اپنے تجربے سے کھول دیتا ہوں۔ بعض دفعہ میں پوچھتا ہوں کہ فلاں جگہ جانے کے لئے کتنا وقت درکار ہے' کون سا راستہ مناسب ہے۔ کوئی شخص جو یہ چاہتا ہو کہ میں اس کے گھر بھی آؤں وہ اپنے گھر والا رستہ بتا دیتا ہے۔ کہتا ہے فلاں طرف سے فلاں جگہ جائیں اور آخر پر میرا گھر بھی اسی رستے پر پڑتا ہے تو اگر ایک دو منٹ کے لئے وہاں بھی جائیں تو بہت اچھی بات ہے۔ اب آپ دیکھیں بظاہر اچھی بات ہے لیکن جھوٹ بھی شامل ہے۔ اس میں مستشار نہیں رہا وہ موتمن نہیں رہا۔ اس کا فرض ہے وہ یہ بتائے کہ اگر آپ جلدی پہنچنا چاہتے ہیں تو یہ رستہ ہے اور یہ اچھا رستہ ہے۔ اگر آپ گھنٹہ اور لگانا چاہیں تو آدھے گھنٹے کے رستے پر ہمارا گھر حاضر ہے۔ چند منٹ کے لئے وہاں بھی آجائیں۔ اور جب وہ چند منٹ کے لئے کہے گا تو نیت ہو گی کہ کم سے کم آدھ گھنٹہ اور لگ جائے۔ اب یہ مخفی باتیں ہیں یعنی سچا آدمی جان کے جھوٹ نہیں بول رہا۔ جب وہ چند منٹ کہتا ہے تو یہ اثر ڈالنا چاہتا ہے کہ تھوڑی دیر میں کام ہو جائے گا لیکن اگر میں ہاں کہہ دوں تو فوراً اپنی بیوی کو فون کرے گا کہ جتنے رشتہ دار ہیں اکٹھے کر لو اور ہر قسم کے کھانے پکا لو' جو پھل ملتا ہے وہ مہیا کر لو تاکہ آج موقع ہے اس موقع سے فائدہ اٹھا لیں۔ اور وہ جو نصف گھنٹہ ہے وہ بھی میں احتیاط سے بتا رہا ہوں۔ یہ سارا معاملہ ایک گھنٹے کا بن جاتا ہے اور یہ مجھے تجربے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ کی نصیحتوں میں بہت گہرے راز ہیں۔ اگر احتیاط سے ان نصیحتوں پر عمل کریں تو جب آپ سے مشورہ مانگا جائے اس وقت اپنی نیتوں کو نکال کر باہر پھینک دیں' اپنے مفادات کو نکال کر باہر پھینک دیں اور خالصتہ" وہ مشورہ دیں جو آپ کو امین ظاہر کر رہا ہو' وہ ثابت کرے کہ آپ امانت کا حق ادا کرنا جانتے ہیں۔

یہ روزہ مرہ کی زندگی کی باتیں ہیں جو روزانہ آپ کو دیکھنی پڑیں گی۔ اب شادی بیاہ کے معاملات ہیں ان میں مشورے ہوتے ہیں اور اکثر ان مشوروں میں دھوکہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ تو عمداً دھوکہ دیتے ہیں یعنی جو بات کسی لڑکی میں نہیں ہے وہ بتائیں گے۔ جو عیب کسی لڑکے میں پایا جاتا ہے وہ نہیں بتائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور قول سدید سے ہٹ کر بات کرنے کے نتیجے میں بہت سے دھوکے ہوتے ہیں اور اکثر ایسی شادیاں یا ٹوٹ جاتی ہیں یا ساری زندگی کے دکھوں پر منتج ہو جاتی ہیں۔ اب یہ سمجھانے کی اس لئے ضرورت ہے کہ میں ملاقاتیں کرتا ہوں اللہ کے فضل کے ساتھ اور ان ملاقاتوں میں آئے دن یہ واسطہ پڑتا ہے۔ اگرچہ میں اس وقت ان بچیوں کو یا لڑکوں کو سمجھاتا ہوں کہ یہ ملاقاتیں اس غرض سے نہیں ہیں کہ میں تفصیل سے آپ کی یکطرفہ باتیں سنوں اور پھر کوئی فیصلہ کروں۔ جو کچھ لکھنا ہے بہتر ہے کہ نظام جماعت کی معرفت لکھیں اور امیر کی رائے بھی ساتھ شامل ہو' وہ تحقیق کر کے بتائے کہ کیا کس حد تک کس فریق کا قصور ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی میں آخری فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ معاملات بالآخر' جو بھی قضائی معاملات ہیں بالآخر' مجھ تک پہنچتے ہیں اور مجھے فیصلہ دینا ہوتا ہے اگر میں پہلے ہی فیصلہ دے بیٹھوں تو پھر آخری صورت میں قاضی کیسے بن سکتا ہوں۔ اس لئے میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ اس ملاقات میں آپ نے خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کیا کیونکہ آپ ویسے ملتے' کوئی دعا کے لئے کہہ دیتے' کوئی اچھی بات مجھے سنا دیتے تو یہ وقت ضائع نہ ہوتا۔ لیکن میں اس سے یہ اندازہ ضرور کر لیتا ہوں کہ ابھی بہت سے جماعت میں خائن لوگ موجود ہیں۔ اگر قصور وار نہیں تو لڑکا قصور وار ہو گا۔ اگر لڑکا قصور وار نہیں تو لڑکی قصور وار ہو گی مگر ہوتا ہے خیانت کے نتیجے میں۔

پس آنحضور ﷺ نے جو امانت اور خیانت کا مضمون بیان فرمایا اور اس پر زور دیا اس پر اتنا زور دینے کی ضرورت ہے یعنی اتنی اہمیت دینے کی ضرورت ہے کہ اگر ہم اس کو اہمیت دیں تو ساری جماعت کا تمام معاشرہ سنور جائے۔ اور اس کے علاوہ جو دنیا سنورتی ہے تو پھر دین بھی سنورتا ہے۔ جب دنیا سنورتی ہے تو آخرت بھی سنورتی ہے۔ تو باتیں بظاہر چھوٹی ہیں لیکن نتائج ان کے بہت بڑے بڑے نکلنے والے ہیں۔ پھر وہ لوگ بھی ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا وہ بعض دفعہ جان کے دھوکہ نہیں دیتے لیکن عادت ہوتی ہے اپنی بات کو سجا کے پیش کرنے کی اور اس عادت کے نتیجے میں وہ بعض دفعہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ پھر ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ ہم نے عمداً اس شخص کو دھوکہ نہیں دیا تھا یہ بات ذہن سے اتر گئی۔ اب اگر میں تسلیم کر لوں کہ وہ بات ذہن سے اتر گئی تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ عمداً دھوکہ نہیں دیا مگر دھوکہ ہو گیا۔ اگر باشعور طور پر یہ عادت ہو کہ جو باتیں ذہن سے نہیں اترنی چاہئیں وہ نہ اتریں اور کھول کر بات بیان کی جائے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شادی دکھوں پر منتج ہو مگر ایسا ہو چکا ہے' میرے سامنے ایسے معاملات آتے رہتے ہیں۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس بات کو یاد رکھیں گے (-) یہی وہ نظام ہے جو ہماری جماعت میں رائج ہے۔ جب بھی ہم انتخاب کرواتے ہیں تو جس شخص کو انتخاب کے لئے کہا جاتا ہے اس پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ جو امانت کا حق دار ہے اس کو وہ امانت دے گا۔ اگر وہ امانت کے حق دار کو حق دینے کی بجائے اپنے عزیز' اپنے رشتہ دار' اپنے دوست کو وہ حق دے دے تو یہ بے ایمانی ہے اور اس کو علم ہی نہیں کہ وہ کتنی بڑی بد دیانتی میں مبتلا ہو رہا ہے۔ اگر بنیادی طور پر جس کو Gross Root کہا جاتا ہے' اس بات کی احتیاط کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام آخر تک سنورتا چلا جائے گا اور کسی موقع پر بھی کسی غلطی کا احتمال نہیں رہتا۔ ابھی پچھلے دنوں ایک مجلس میں لارڈ میئر کے نمائندہ آئے ہوئے تھے وہ بڑے ذہین آدمی تھے۔ انہوں نے باریکی سے مجھ سے جماعت کے متعلق سوال کئے تو اس بات سے ان کے دل پر بہت گہرا اثر پڑا کہ اگر آپ بنیادی طور پر دیانت سکھا رہے ہیں اور دیانت سے ووٹ دینا سکھا رہے ہیں تو پھر ساری دنیا کو چاہئے کہ آپ سے ڈیماکریسی سیکھے کیونکہ جو ڈیماکریسی کی روح ہے وہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نظر ہی نہیں آتی۔ تو آنحضرت ﷺ چودہ سو سال پہلے وہ بات کر رہے ہیں جو آج تک بڑے بڑے دانشوروں کو بھی نصیب نہیں ہو سکی۔ جب تک دیانت سے مشورہ دینے کی عادت نہ ہو ڈیماکریسی کا خیال ہی عنقا ہے' اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہیں کرنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم وہ جماعت ہیں جن میں یہ امکانات روشن ہو چکے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو ڈیماکریسی سکھائیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے فرمودات کے مطابق ایسا نظام بنانا سکھائیں جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ اگر شروع میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا تو آخر تک پھر یہ اعتماد اٹھتا چلا جاتا ہے۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے اور میں نے بہت غور کر کے دیکھا ہے اس پر بہت لمبی تقریریں بھی ہو سکتی ہیں محض لفاظی کے لئے نہیں بلکہ مضمون کے باریک پہلو سمجھانے کی خاطر' لیکن اس خطبے میں جو مضمون سمیٹنا چاہتا ہوں وہ پھر میرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس لئے میں اس چیز کو اس وقت چھوڑتا ہوں

ایک اور حدیث ترمذی سے لی گئی ہے (-) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کو امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے (-) یہ ہے بنیادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات جو پہلی بات کے علاوہ ہے۔

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو امانت دار ہیں۔ کوئی شخص اگر ہماری امانت رکھتا ہے تو ہم اس کی امانت رکھیں گے اور کوئی ہماری امانت واپس کرتا ہے تو ہم اس کی امانت واپس کریں گے مگر اگر کسی نے ہم سے خیانت کی تو پھر ہمارا حق ہے کہ ہم اس سے بھی خیانت کریں۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ مضمون کا ایک لطیف حصہ ہے جو حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے ہم پر روشن فرمایا کہ امانت دار خیانت کر ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ مضمون ہے کہ **امانت اور خیانت اکٹھے ایک دل میں نہیں رہ سکتے۔** اس لئے کوئی اس سے خیانت کرے بھی تو وہ خیانت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات ہو تو پھر بہت سے دھوکے جو روزمرہ کی اقتصادی زندگی میں انسان کو ہوتے ہیں ان کا ہونا بھی ممکن نہیں رہتا۔

اقتصادی زندگی میں لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں تو یہ سمجھ کر کہ اس نے دیا ہے تو ہم بھی دے سکتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ **دھوکہ کے نتیجے میں دھوکہ دینا جائز نہیں اور خیانت کے نتیجے میں خیانت کرنا جائز نہیں۔** حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسے فریق سے جس سے معاہدہ کیا ہو اس سے اس وجہ سے بھی خیانت نہیں کی کہ اس نے خیانت کی تھی۔ جب یہ علم ہوا کہ خیانت کی ہے تو اس پر حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے وہ عہد توڑ دیا جو دونوں کو کسی خاص معاہدے کے لئے پابند کرتا تھا۔ فرمایا تم ایسے فریق نہیں ہو کہ تم سے عہد جاری رکھا جاسکے۔ خائن کا یہ بدلہ ہے۔ اگر کوئی خیانت کرتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو معاملہ تھا، جو ہم نے عہد باندھا ہوا تھا، یہ عہد ٹوٹ گیا۔ اب تم اپنا معاملہ کرو جس سے چاہو مگر اس کے باوجود اس سے خیانت کا حق نہیں رکھتا۔ **کبھی بھی حضور اکرم ﷺ نے کسی سے ادنیٰ بھی خیانت نہیں کی یعنی اپنے دشمن سے بھی جو خائن تھا اس سے بھی خیانت سے پیش نہیں آئے۔**

اب امانت کے جو باریک پہلو ہیں ان پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، یہ سنن ابی داؤد کی حدیث ہے (-) حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی شخص بات کر کے پلٹ جائے تو وہ بات امانت ہے۔ اب یہ بات چھوٹی سی ہے لیکن بہت گہری ہے اور اسے سمجھانا پڑے گا کیونکہ میں نے بھی کچھ دیر غور کے بعد بات سمجھی کہ آنحضور ﷺ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ جب آپ ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوں تو اگر کوئی درستی کرنے والی تھی تو آپ کا فرض ہے کہ اس وقت درستی کر دیں کیونکہ جب آپ اس بات کو چھوڑ دیں گے تو وہ بات پھر آپ کی بات بنے گی، جو اس کے دماغ میں باقی رہ جائے گی وہ اس کے پاس امانت ہے۔ وہ اس بات کا دین دار ہے کہ وہ بات اتنی ہی بیان کرے جتنی آپ نے بیان کی تھی لیکن باتوں کے دوران بعض دفعہ انسان کو یاد آجاتا ہے کہ یہ بات اس طرح نہیں اس طرح ہے، اس وقت لازم ہے کہ آپ وضاحت کر دیں۔ کیونکہ جب مجلس ختم ہوئی، یعنی جب ایک انسان نے وقتی طور پر یا مستقل طور پر، اس شخص سے جدائی کر لی تو جو بات آخری اس کو کہی گئی ہے وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اسی بات کو آپ کی طرف منسوب کرے۔ کئی دفعہ ایسے دو لوگ ہوتے ہیں جو بات کہہ دیتے ہیں اور الگ ہو جاتے ہیں اور پھر اس بات کے اندر کچھ خرابیاں نکلتی ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جب بات بیان کرتا ہے تو کہتے ہیں غلط کہہ رہا ہے میں نے یہ بات نہیں کہی تھی حالانکہ وہ خود غلط کہہ رہے ہوتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے وضاحت نہیں کی تھی اس لئے جس نے جو بات جیسی سمجھی، جیسی اسے سمجھائی گئی اتنی بات تو آپ کی طرف منسوب کرنے کا حق رکھتا ہے۔ نہ اس سے زیادہ نہ کم۔

اس ضمن میں بعض مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اور وہ مسائل بھی ایسے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی ہے۔ مثلاً جب آپ بات کر رہے ہیں تو بات کرنے کے وقت کون سا حق قائم ہوتا ہے، کس پر حق قائم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجالس کا قیام امانت سے ہے۔ سوائے تین مجالس کے۔ اب یہ ایک بہت ہی اہم بات ہے۔ جس پر عمل کرنے کی بے انتہا ضرورت ہے۔ جب آپ ایک بات کہہ دیں وہ امانت ہو گئی تو اس کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ ایک مجلس میں جو بات، جو منصوبہ بنایا جائے وہ بھی امانت ہو گئی یہ اس کا ایک طبعی نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر کوئی کسی قسم کا منصوبہ بنا رہا ہو جس نے وہ بات سنی ہو وہ امین ہو جائے گا اور وہ اسے آگے ظاہر کر ہی نہیں سکتا۔ یہ خطرہ ہے۔ آنحضرت ﷺ دیکھیں کتنی باریکیوں سے ان خطرات پر آگاہ ہیں اور ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ ان خطرات میں مبتلا نہیں ہونا۔

سن ابی داؤد کی روایت ہے (-) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مجالس امانت ہیں جو باتیں اس میں کہی جائیں گی وہ آخری بات جس شکل میں بھی کی گئی ہے آپ اس کے امین بن گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات اتنی ہی کہیں جو آگے کہنی ہے لیکن اس کے ساتھ **بعض مجالس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ یہ راز کی بات ہے اور جب یہ شرط ہو جائے تو خواہ وہ بات اتنی ہی ہو جو آپ سے کی گئی ہے آپ آگے کہنے کے مجاز نہیں رہتے۔ یہ بھی امانت کا ایک پہلو ہے۔**

بعض دفعہ امانتیں رکھوائی جاتی ہیں اس شرط کے ساتھ کہ کسی کو بتانا نہیں۔ چنانچہ کئی لوگ ہیں وہ اس طرح امانت رکھ جاتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہ چلے، بعض امانتیں میرے پاس بھی ایسی رکھوائی گئیں جس میں بیویوں نے کہا ہمارے خاوند کو نہ پتہ چلے کہ یہ ہم نے امانت رکھوائی ہے۔ کیونکہ اس سے خاوندوں کے دل میں بدظنی پیدا ہو سکتی تھی۔ بعض دفعہ عورتوں نے بے چاریوں نے اپنی محنت کر کے کوئی مال کمایا ہوتا ہے اور مجھے علم ہوتا ہے کہ دیانت دار عورتیں ہیں۔ اگر وہ خاوند کو پتہ چل جائے کہ انہوں نے کما کے رکھا تھا اور مجھ سے چھپا کے رکھا ہے تو بعض خاوند دوسروں کے مال پر بڑے شیر ہوتے ہیں۔ وہ پھر غصہ کرتے ہیں کہ تم نے یہ بات، یہ چیز کیوں مجھ سے چھپائی اور اکثر عورتیں ہیں جو رکھنا چاہتی ہیں تاکہ آئندہ کسی نیک موقع پر خرچ کر سکیں۔ تو میں بھی پوری تحقیق کے بعد پھر امانت رکھ لیتا ہوں اور کبھی ان کے خاوندوں کو ہوا تک نہیں لگنے دی کہ ان کی بیوی نے یہ امانت رکھوائی ہے۔

پس امانت کے یہ سارے مضامین ہیں جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادئے ہیں کوئی پہلو بھی باقی نہیں چھوڑا۔ فرمایا ایسی صورت میں امین ہو جاؤ گے تم، تم نے وہ بات آگے نہیں کرنی، کسی صورت میں نہیں کرنی سوائے تین قسم کی مجالس کے۔ ان میں تم امین نہیں رہے بلکہ امانت کا مضمون ہی بدل گیا۔ اگر ان باتوں کو بیان نہیں کرو گے تو پھر امین نہیں ہو گے۔ اگر بیان کرو گے اور متعلقہ آدمیوں تک بیان کرو گے تو امین، نہیں کرو گے تو غیر امین، یعنی خائن سمجھے جاؤ گے۔ یہ وہ مضمون ہے جس میں فرمایا کہ سوائے تین مجالس کے، ناحق خون بہانے پر مشورہ ہو۔ اب بے شمار ایسے واقعات بدقسمتی سے ہمارے ملک پاکستان ہی میں ہو رہے ہیں جہاں خون ناحق بہانے کے مشورے کئے جاتے ہیں اور اگر کوئی شخص بتادے تو اس کو بھی قتل کر دیا جاتا ہے یعنی کوشش کی جاتی ہے کہ اس کو بھی قتل کر دیں۔ کراچی میں جو "حقیقی" "غیر حقیقی" کے قصے چل رہے ہیں ان کی تفصیل میں تو میں نہیں جا سکتا لیکن اتنا پتہ ہے کہ وہ لوگ جو منصوبہ بناتے ہیں کسی کو قتل کرنے کا خواہ وہ مہاجرین کی طرف سے ہو یا حکومت کی ایجنسیوں کی طرف سے ہو یا ہندوستان یا غیر ملکوں کی طرف سے ہو اس تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا مگر اتنا مجھے علم ہے کہ جب اس منصوبے کا انکشاف کرایا جائے حکومت کے اوپر یا انصاف قائم رکھنے والے اداروں پر تو اکثر ان کا بدلہ اتارا جاتا ہے اور ان کو قتل کی دھمکی دی جاتی ہے یا قتل کر دیا جاتا ہے۔ تو یہ وہ ایک معاملہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے متنبہ فرمادیا تھا کہ **اگر خون ناحق کا منصوبہ ہے تو یاد رکھنا تمہاری امانت کا تقاضا یہ ہے کہ متعلقہ عہدیداروں تک ضرور بات کو پہنچاؤ۔ وہاں امانت کا مفہوم بدل گیا۔ اگر یہ بات نہیں پہنچاؤ گے تو تم امین نہیں ہو گے، پھر تم نے خیانت کی۔ جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسی مجلس**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو تو پیشتر اس کے کہ بات آگے بڑھے فوراً انسان اٹھ کر آجائے۔ اگر ڈرپوک ہے یا سمجھتا ہے کہ میرے حالات اجازت نہیں دیتے کہ میں یہ خطرہ مول لوں تو بہتر یہ ہے کہ اس مجلس سے یہ کہہ کر جدا ہو جائے کہ مجھ پر اعتبار نہ کرو کیونکہ اگر ایسی بات تم نے کی اور مجھے اس منصوبے کا علم ہو گیا تو مجھ سے بات نکل جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ اپنی جان بچاسکتا ہے اور اپنی امانت بھی بچاسکتا ہے۔ تو وہ لوگ جو روزمرہ آج کل پاکستان میں ان مسائل کا شکار ہیں ان کے لئے یہ نصیحت ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اپنی جان بچائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔ لیکن اگر آپ اس منصوبے میں بیٹھے رہے تو پھر خواہ کوئی بھی قیمت دینی پڑے خواہ جان کی قیمت دینی پڑے امانت کا مضمون یہ ہے کہ امانت ادا کرو اور بے ایمان کے راز کو راز نہ سمجھو' وہ دوسروں تک پہنچاؤ یعنی حکومت یا ان ذمہ دار آدمیوں تک پہنچاؤ جو اس کا ازالہ کرسکتے ہیں۔

دوسری چیز ہے بدکاری کا منصوبہ۔ اب یہ منصوبے بھی بہت بن رہے ہیں۔ ہر ملک میں بنتے ہوں گے۔ لیکن بعض ممالک میں باقیوں سے زیادہ بنتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ پولیس بھی ان منصوبوں میں شامل ہوتی ہے۔ مل کر کئی لوگوں کے ساتھ بدکاری کا منصوبہ بنایا جاتا ہے اور آئے دن پکڑے بھی جاتے ہیں اور بہت ہیں جو نہیں بھی پکڑے جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس منصوبے کا اگر علم ہو جائے تو لازم ہے کہ متعلقہ عہدیداروں تک اس بات کو پہنچادو ورنہ تم خائن ہو گے۔ تو بات کر دینا امانت کی علامت ہے اور بات کو روک لینا خیانت کی علامت ہے۔

پھر فرمایا جس میں کسی کا مال ناحق دبانے کا منصوبہ ہو۔ اور یہ منصوبے بھی اس کثرت سے بنتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ پاکستان کے حالات کا تو ہمیں علم ہوتا رہتا ہے' اخبارات میں آتے رہتے ہیں اور لوگ بھی لکھتے رہتے ہیں۔ وہاں تو ایک دوسرے کا مال دبانے کا منصوبہ ایک روزمرہ کا دستور بن چکا ہے۔ اس منصوبے میں جو انصاف کرنے والے ادارے ہیں ان کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور مجھے تو آئے دن ایسی احمدیوں کی چٹھیاں ملتی رہتی ہیں کہ ہم اس میں بالکل بے قصور پکڑے گئے ہیں۔ جو کاغذات بنائے گئے ہیں سارے جعلی ہیں اور جب شکایت کرو تو جن کے پاس شکایت کی جاتی ہے انہوں نے بھی اپنا حصہ بیچ میں ڈالا ہوتا ہے۔ اب کس کے پاس شکایت کریں' کسے منصف بنائیں' یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ سارا معاشرہ بگڑ چکا ہے۔

اور اگر یہ بات ہو کہ جب بھی' جہاں بھی ایسا منصوبہ بنے وہ ایسے لوگوں تک پہنچایا جائے جو اس کا ازالہ کرسکتے ہوں تو شروع میں ضرور کچھ نہ کچھ منصف تو ہوتے ہی ہیں معاشرے میں۔ آج کل جو معاملہ ہے حد سے زیادہ بگڑ چکا ہے میں اس کی بات نہیں کر رہا۔ مگر اگر آغاز ہی سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھا جاتا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ یہ معاملہ آگے بڑھ جاتا۔ پس یہ ایک ہی حدیث جو چودہ سو سال پہلے کی نصیحت ہے تمام ملکوں کے معاشرے کو درست کرنے کے لئے کافی ہے۔ حیرت انگیز نصیحت ہے۔ لیکن چونکہ ابھی وقت ختم ہو رہا ہے اور اس مضمون میں اور بھی بہت سی باتیں کرنے والی ہیں انشاء اللہ میں اگلے خطبے تک اٹھا رکھتا ہوں اور اب اسی پر آپ سے اجازت چاہوں گا۔ انشاء اللہ اگلا خطبہ انگلستان میں ہو گا۔ وہاں جا کر اسی مضمون کے بعض دوسرے پہلو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جرمنی سے اب مجھے مزید خیانت کی وہ شکایتیں نہیں ملیں گی جن کی تفصیل میں نے آپ پر کھول دی ہے۔ امیر صاحب جرمنی کی ایک اور ذمہ داری ہے اس پہلو سے نظر رکھیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 16۔ اکتوبر 98ء)

سب سے بڑا امین

رسول کریم ﷺ امانت اور دیانت کے اصول پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ تاریخوں میں لکھا ہے جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اب ان لوگوں میں تو نہیں جاسکتا۔ لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں ان کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بکریوں کا منہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو ادھر دھکیل دو۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں۔ جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا (سیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 45) اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ امانت کی ادائیگی کا کتنا احساس رکھتے تھے اور کس طرح جنگ کے دوران میں بھی دشمن قوم کے اموال پر بے جا قبضہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ زمانہ انتہائی ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے۔ مگر آج کل بھی کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جنگ کے دوران میں دشمن اقوام کے جانور ہاتھ آگئے ہوں تو ان کو دشمن کی فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ لڑنے والوں کے اموال آج کل جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں اور لوٹ گھسوٹ ایک روزمرہ کا کھیل سمجھا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ بکریاں ایک ایسے شخص کی تھیں جو اسلامی افواج کے مقابلہ میں برسرپیکار تھا اور باوجود اس کے کہ ان بکریوں کے قلعہ میں واپس چلے جانے کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ مہینوں تک انہیں اپنی غذا کا سامان مہیا ہو جاتا اور لڑائی لمبی ہو جاتی۔ پھر بھی رسول کریم ﷺ نے یہ برداشت نہ کیا کہ امانت میں خیانت ہو۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا۔ بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو اور انہیں اس طرف کو ہانک دو تاکہ امانت میں خیانت واقع نہ ہو۔ اس طرح رسول کریم ﷺ نے اسے مسلمان ہوتے ہی پہلا سبق یہ دیا کہ جب کوئی امانت تمہارے پاس رکھ دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ انتہائی مشکلات میں بھی اس کی حفاظت کرو اور جس کی چیز ہے اسے واپس پہنچاؤ۔ (تفسیر کبیر جلد ششم ص 132۔131)

دیانتدار لوگ

حضرت ابی بن کعبؓ کو ایک مرتبہ ایک تھیلی کہیں سے ملی۔ جس میں سو اشرفیاں تھیں۔ لیکن اسے اپنے پاس رکھ لینے کا خیال تک ان کے دل میں نہ گذرا۔ اور اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایک سال تک مالک کی جستجو میں اعلان کرتے رہو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ایک سال کے بعد پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مالک نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے پھر ایک سال تک تلاش کیا۔ مگر کوئی دعویدار نہ ملا تیسرے سال پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے پاس رکھو۔ اگر مالک مل گیا۔ تو خیر۔ ورنہ خرچ کر لو۔

ایک صحابیؓ کے پاس کسی کی امانت محفوظ تھی۔ لیکن مالک کہیں چلا گیا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جاؤ۔ اور ایک سال تک تلاش کرو۔ چنانچہ انہوں نے پوری کوشش کی۔ لیکن وہ نہ ملا۔ سال کے بعد پھر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ وہ نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر تلاش کرو۔ چنانچہ سال کے بعد پھر آکر کہا۔ کہ وہ نہیں ملا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس قبیلہ کا جو آدمی پہلے ملے۔ اس کے حوالے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

حضرت عقیل بن ابی طالب جنگ حنین کے بعد واپس آئے۔ تو بیوی نے پوچھا۔ کہ مال غنیمت میں کچھ لائے ہو۔ یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ ایک سوئی کپڑے سینے کے لئے ہے۔ یہ کہہ کر سوئی بیوی کے حوالہ کر دی اتنے میں منادی کرنے والے کی آواز آئی۔ کہ جو کچھ مال غنیمت میں سے کسی کے پاس ہے۔ وہ جمع کرا دے۔ چنانچہ آپ نے فوراً سوئی بیوی سے لے لی۔ اور جا کر جمع کرا دی۔

فتح خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ نے وہاں کی زمینیں مقامی مزارعین کو بٹائی پر دے دی تھیں۔ جب فصل پک کر تیار ہوئی تو آپؐ نے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو پیداوار کا حصہ لینے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے جا کر پیداوار کے دو حصے کر دیئے اور مزارعین سے کہا۔ کہ ایک حصہ جو تمہیں پسند ہو۔ تم لے لو۔ لیکن یہود اس سے زیادہ لینے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کئے۔ اور بطور رشوت حضرت عبد اللہؓ کو دینا چاہے۔ تا ان کے ساتھ رعایت کر دیں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا۔ کہ اے یہود تم میرے نزدیک مبغوض ترین مخلوق ہو۔ لیکن یہ بغض مجھے تمہارے ساتھ کسی ناانصافی پر آمادہ نہیں کر سکتا۔ باقی رہا رشوت کا سوال تو یہ مال حرام ہے۔ اور مجھ سے یہ امید نہ رکھو کہ میں یہ کھانے کے لئے تیار ہوں گا۔

بحوالہ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے
از رحمت اللہ شاکر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمائندہ روزنامہ الفضل کا

دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران راولپنڈی- اسلام آباد- جہلم- چکوال- گجرات- منڈی بہاؤالدین اور میرپور آزاد کشمیر کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں- عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے-

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم شمس الحق خان صاحب کوئٹہ حال لاہور تحریر کرتے ہیں- خاکسار کے بڑے بھائی ڈاکٹر نورالحق خان صاحب ریٹائرڈ پرنسپل ریسرچ آفیسر ڈیفنس سائنس آرگنائزیشن کراچی مورخہ 24- اگست 1998ء کو طویل علالت کے بعد بعمر 75 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- آپ ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے بڑے صاحبزادے تھے- تدفین لندن میں ہوئی ہے-

مرحوم قیام پاکستان سے قبل بحیثیت لیکچرار شعبہ کیمسٹری گورنمنٹ کالج لاہور میں خدمات انجام دیتے رہے-

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ محترمہ اصغری خانم صاحبہ بنت مکرم اکبر خان صاحب اصغر آف کراچی- تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے- آمین-

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد عنایت اللہ انور صاحب مرحوم بعمر 80 سال مورخہ 98-10-9 بروز جمعۃ المبارک مرید کے ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئیں مرحومہ 1/4 حصہ کی موصیہ تھیں- مورخہ 98-10-10 بروز ہفتہ ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا- بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی- بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی- احباب کرام سے ان کی دعائے مغفرت کی درخواست دعا ہے-

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ان 2608 طلبہ سے جنہوں نے داخلہ ٹیسٹ کلیئر کیا ہے سے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

الیکٹریکل- میکینکل- سول- انڈسٹریل- کیمیکل- میٹالرجیکل- پیٹرولیم- مائننگ انجینئرنگ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ- آرکیٹیکچر-

داخلہ فارم وغیرہ 450 روپے کے عوض یونیورسٹی سے دستیاب ہیں- داخلہ کا آغاز 98-11-10 کو ہوگا اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-11-23 ہے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ تمام طلبہ جنہوں نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ حاصل کیا ہے- وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ- ربوہ 35460 کو ارسال کریں-

1- شعبہ کا آخری اوپن میرٹ-
2- ادارہ / شعبہ کا پراسپکٹس-
3- اپنا نام وایڈریس (عارضی مستقل)
4- متفرق معلومات (بابت ادارہ / شعبہ)

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ڈرائیور

دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے- خواہشمند احباب اپنی درخواست مکمل کوائف صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ایک ہفتہ کے اندر پہنچادیں-

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان- ربوہ)

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور- فون: 5150862-844862

بالوں کو لمبا کرنے گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے کیلئے آزمودہ
تنویر ہیئر ٹانک
قیمت/40 روپے
(ساجد دواخانہ ربوہ)
حکیم نصیر احمد تنویر کسوکے روڈ
محلہ بہاولپورہ حافظ آباد شہر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نمبر دو جیولرز حیدری
اوراب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 31- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
2- نومبر- غروب آفتاب 5-54
3- نومبر- طلوع آفتاب 6-02

عالمی خبریں

ترکی کا طیارہ اغوا

ترکی میں اندرون ملک پرواز کرنے والے ایک طیارے کو دو مسلح ہائی جیکروں نے اغوا کر لیا اور طیارہ کو سوئٹزرلینڈ یا بلغاریہ لے جانے کا حکم دیا۔ کیپٹن نے طیارے کو انقرہ کے ایئرپورٹ کے اندھیرے حصے میں کھڑا کر کے کہا کہ ہم بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ پہنچ گئے ہیں۔ بعد میں مذاکرات کے بہانے کمانڈوز نے ایکشن کر کے ایک کو ہلاک اور دوسرے کو زخمی کر دیا۔

دوبارہ جنگی مشقیں

ایران نے افغانستان کی سرحد پر دوبارہ جنگی مشقیں کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق یہ جنگی مشقیں مغربی سرحدوں پر نومبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوں گی۔

عرب اسرائیل تعلقات

عرب ملکوں نے اسرائیل کے ساتھ بہتر تعلقات کی امریکی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، بحرین، قطر اور عمان نے کہا ہے جب تک اسرائیل مقبوضہ یروشلم کے مسائل حل نہیں کرتا تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے۔

حماس کے سربراہ نظربند

حماس کے بانی شیخ یاسین کو فلسطین کی حکمران اتھارٹی نے گھر میں نظربند کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ حماس کے کئی دیگر لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ اقدام اسرائیل کے ساتھ سمجھوتے کے نتیجے میں سیکیورٹی انتظامات کے طور پر کیا گیا ہے۔

سربیا کی فوج نہیں نکلی

عالمی وارننگ کے باوجود سربیا نے کسووو سے پولیس اور فوج کو مکمل طور پر نہیں نکالا۔ ایک سفارتی ترجمان نے بتایا ہے کہ ۱۱- ہزار فوجی اور دس ہزار پولیس اہلکار اب بھی کسووو میں موجود ہیں۔ پناہ گزینوں کی تعداد میں واپسی میں کمی ہو گئی ہے۔

ڈسکو کلب میں آگ

سویڈن کے شہر سٹاک ہوم میں ایک ڈسکو کلب میں آگ لگنے سے ۶۰ افراد زندہ جل گئے۔ ۱۷۰ جھلس گئے۔ متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ سویڈن میں اس آگ کو موجودہ صدی کی بدترین آتشزدگی قرار دیا جا رہا ہے۔

مسلم ممالک میں اختلافات

اسرائیل فلسطین امن سمجھوتے پر مسلم ممالک میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب، اردن اور مصر نے معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے جبکہ شام اور ایران نے مخالفت کی ہے۔ کویت، عمان، قطر اور عرب امارات نے کہا ہے کہ حل ایسا ہونا چاہئے جس سے تمام عرب ممالک کو فائدہ پہنچے۔

ملکی خبریں

سندھ میں گورنر راج

وفاقی حکومت نے سندھ میں گورنر راج نافذ کر کے آئین کے آرٹیکل 232، 234 کے تحت سندھ اسمبلی کو معطل کر دیا ہے۔ جنرل معین الدین حیدر گورنر سندھ صوبے کے تمام اختیارات کے حامل ہوں گے۔ سید غوث علی شاہ ان کے مشیر ہوں گے۔ دہشت گردوں کے خلاف وسیع پیمانے پر آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ ایم کیو ایم کے 300 مفرور دہشت گردوں سے کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ فرنٹیئر کور کی دو پلاٹون بھیجنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ آپریشن کی نگرانی کے لئے حساس ادارے کے انتہائی قابل اعتماد 250 افسر بھی کراچی بھیج دیئے گئے۔ آئی جی سندھ آفتاب نبی کو تبدیل کر کے رانا مقبول کو قائم مقام آئی جی بنا دیا گیا۔

کابینہ کا فیصلہ

گذشتہ روز وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں اہم فیصلے کئے گئے۔ ارکان کو حکیم سعید کے قتل میں ملوث ملزموں کے اقبالی بیان کی ویڈیو فلم بھی دکھائی گئی۔

جنرل مشرف کا بیان

پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کراچی میں فوجی آپریشن کے لئے تیار ہیں سیاست میں نہیں آئیں گے۔ امن و امان کے لئے فوج اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کو آرمی پر الزامات نہیں لگانے چاہئیں۔

الطاف حسین کی ہدایت

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے اپنے کارکنوں کو کہا کہ حکومت ان کو بھیڑیوں کی طرف ڈھونڈ رہی ہے۔ اس لئے وہ فوری طور پر روپوش ہو جائیں۔

آرمی آپریشن ناگزیر تھا

انٹر سروسز انٹیلی جنس اور انٹیلی جنس بیورو نے وفاقی کابینہ کو بتایا کہ پولیس اور رینجرز کراچی میں دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑنے کی صلاحیت نہیں رکھتے لہٰذا تخریب کاری کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے آرمی آپریشن لازمی ہے۔

ایم کیو ایم کو نثار نے سر چڑھا لیا

وفاقی کابینہ میں چوہدری نثار پر سخت تنقید کی گئی کہ انہوں نے ایم کیو ایم کو سر پر چڑھایا وہ ایم کیو ایم کی بلیک میلنگ پر گھٹنے پکڑتے رہے۔ ناجائز ہمدردیوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ نثار خاموشی سے سنتے رہے۔

ووٹ بنک تباہ کرنے کی کوشش

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف ہماری جگہ مسلم لیگ کو کراچی پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ بے بنیاد الزامات لگانے کا مقصد ہمارا ووٹ بنک تباہ کرنا ہے۔ وزیر اعظم کی سخت زبان ریاست کے تمام اداروں کے لئے پیغام ہے۔ ملک کو پولیس سٹیٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اپوزیشن کا تبصرہ

اپوزیشن نے سندھ میں صدر راج نافذ کرنے کو حکومت کی ناکامی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ چل چلاؤ شروع ہو گیا ہے۔ یہ غیر جمہوری عمل ہے۔ اگر پیپلز پارٹی کو حکومت بنانے کا موقع ملتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دی جانی چاہئے تھی۔

کراچی میں گرفتاریاں

کراچی میں گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہے گھر گھر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ کئی علاقوں کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر 150- افراد کی گرفتاری کی گئی۔ لیاقت آباد، عثمانیہ کالونی اور کورنگی سمیت کراچی وسطی اور شرقی کے گنجان آباد علاقوں میں چھتوں پر چڑھے مسلح افراد سارا دن وقفے وقفے سے فائرنگ کرتے رہے۔ چھاپوں کے دوران توقع سے کہیں کم ہتھیار برآمد ہوئے۔ مشتبہ دہشت گردوں کے رشتہ دار بھی گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

خدمت کمیٹیاں بحال

لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے سنگل بنچ کا فیصلہ منسوخ کر کے خدمت کمیٹیوں کو بحال کر کے ان کو کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

ریفرنس جائز ہیں

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے بینظیر اور زرداری کے خلاف ریفرنس جائز قرار دے دیئے ہیں بنچ نے ریفرنسوں کو قانون کے مطابق قرار دیتے ہوئے تمام درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔

لغاری کا الزام

سابق صدر لغاری نے الزام لگایا ہے کہ نواز شریف نے حب کو کے شیئرز خرید لئے ہیں۔ حب کو کے خلاف کارروائی کر کے اس کے شیئرز کی قیمتیں گرا لیں جب قیمتیں گر گئیں تو اس کے شیئرز خرید لئے۔

صدر تارڑ کی اسرائیلی صدر سے ملاقات

اسرائیلی اخبارات نے خبر دی ہے کہ ترکی میں پاکستان کے صدر رفیق تارڑ نے اسرائیلی صدر آئزر ویزمین سے آگے بڑھ کر ملاقات کی۔ ان کی امن پسندی کی تعریف کی۔ اور ان سے دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
دوکان 53181
گھر 5399
ٹی- شیشہ سنٹر بیکنگ روڈ لاہور
7320977
7841669

ہمارے ہاں جستی روم کولرز۔ گیزرز۔ کوکنگ رینج روم ہیٹرز۔ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118096

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض خاص کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ